شہنشاہِ بغداد کی خوبصورت زندگی

سیّد ریاض حسین شاہ

شہنشاہ بغداد کی خوبصورت زندگی

خطبات

(25)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

سیدی و سندی شیخ المعظم کی پرواز پر لوگوں کو اس وقت بڑی حیرانگی ہوتی ہے جب شیخ سفینہ نوح میں موجود ہوتے ہیں، چاہ یوسف کا نظارہ کر رہے ہوتے ہیں،ضرب کلیمی کا راز بن جاتے ہیں، بلاؤں میں ایوب کے ساتھی ہوتے ہیں،عیسیٰ جب بولتے عبد القادر بھی ساتھ موجود ہوتے ہیں، اسماعیل کو ذبح کے لیے گرایا جاتا ہے تو انہیں اپنی جوانی یاد آ جاتی ہے۔دنیا آپ کی باتیں جاننے سے جب عاجز، درماندہ اور واماندہ ہوجاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

و ما قلت ھذا القول فخراً و انما اتی الاذن حتی تعرفوا من حقیقتی

اور میں نے یہ بات فخر سے نہیں کی ہے، مجھے اذن ملا تاکہ تمہیں میری حقیقت کا پتہ چل جائے فکر اور سوچ کے گدھ جب یہ بات بھی نہ جان سکے تو آپ نے اپنا راز منکشف کردیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اربابِ علم و دانش!

آج شام کتنی خوبصورت ہے کہ ہم سب انگلینڈ میں بیٹھ کر بغداد کی روشنیاں دیکھ رہے ہیں۔ ایک ایسا ملک جس میں خوبصورت لفظوں کی طرح باشہامت معانی بھی برف کے تلے دبے محسوس ہوتے ہیں۔ وہاں گوشہ فقر میں اگر کوئی سیدزادہ حیاتِ انسانی کو بامقصد بنانے کے لیے دیے روشن کرے اور شمعیں جلائے تو وہ قابلِ تحسین ہے۔

آج کا عنوان سیدی و سندی شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ان کی نور نور زندگی کے اس گوشہ عظیم کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں جہاں زندگی کا حسن نکھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ آرزوئے صدق پر شباب دکھائی دیتی ہے اور اظہارِ حق تمام انسانی طبقات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بجائے معرفتِ باری کے صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیتا ہے۔

شیخ کی زندگی محنت، جدوجہد اور تگ و تاز سے عبارت ہے۔ انسان جب محنت سے محروم ہو جائے، پتھروں کی طرح ہو جاتا ہے۔ کام، کام اور کام انسان کو عروج کے آسمان پر دولھا بنا کر جلوہ زن کر دیتا ہے۔

انگلستان کے ایک شاعر ملٹن نے کہا تھا:

"انسان پیدا ہی اس لیے ہوا ہے کہ وہ عیش و عشرت سے نفرت کرے اور جفاکشی کی زندگی بسر کرے"۔

Man is not born to scorn delight and to live laborious days.

لارڈ ٹینین کہتے ہیں:

''ہم یہاں دل بہلانے یا خیالی پلاؤ پکانے اور رواں دواں ہونے کے لیے نہیں آئے بلکہ ہم نے کام کرنا ہے اور بوجھ اٹھانا ہے اس لیے کہ یہ خدا کا عطیہ ہے''۔

We are not here to play, to dream, to drift, we have work to do and load to lift. Shun not struggle that is God's Gift.

محنت کا مدار اپنا اپنا ہے۔ کسی کا منشور زندگی کھاؤ، پیو اور عیش کرو، کہیں شاعرانہ زندگی کے خواب و خیال کرکٹ کھیلتے رہیں، کہیں عسکری زندگی کی بے جا ہنگامہ خیزیاں، کہیں ہوس اقتدار کی بے چینیاں، کہیں خوشیوں کی کھوکھلی نمائشیں اور کہیں ستاروں اور سیاروں کی طرف بڑھنے کی مہم جوئیاں، جس راہ میں سواروں کی اڑتی گرد دیکھیں زندگی کی سفلہ کاریاں قافلہ انسانیت کو پریشان کیے ہوئے ہیں۔ بغداد یہاں سے تھوڑا دور ہے لیکن کسی زمانے میں وہاں ایک خوبصورت عبقری بیٹھا تھا۔ اوائل زندگی میں جوش و خروش نہیں تھا لیکن جنگلوں اور بیابانوں میں اس کے درس حیات کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ سفر ہی سفر، طلب ہی طلب اور محنت ہی محنت، علم کی راہ میں، صدق کی راہ میں، یقین کی راہ میں اور نور و رحمت کی راہ میں۔ وہ ایک شخص تھا یا مہر تابندہ، جس کے وجود میں روشنی ہی روشنی نظر آتی تھی۔ محنت اور فضل کے ملگجے میں عبدالقادر جیلانی الحسنی کی آغوش طلب میں فطرت نے کیا ڈالا ذرا غور سے دیکھیے:

ذراعی من فوق السموت کلھا

و من تحت بطن الحوت امدوت راحتی

میرے بازوؤں کی لپیٹ میں سارے آسمان ہیں

اور مچھلیاں جہاں رہتی ہیں گویا ثریٰ میں میری ہتھیلی بچھی ہوئی ہے

اتنا ہی نہیں شیخ یہ بھی فرماتے:

و اعلم نبت الارض کم ھو نبتة

واعلم رمل الارض عدالبر ملة

واعلم علم اللہ احصی حروفه

اعلم موج البحر عدا الموجة

سیدی وسندی شیخ المعظم کی پرواز پر لوگوں کو اس وقت بڑی حیرانگی ہوتی ہے جب شیخ سفینہ نوح میں موجود ہوتے ہیں، چاہ یوسف کا نظارہ کر رہے ہوتے ہیں، ضرب کلیمی کا راز بن جاتے ہیں، بلاؤں میں ایوب کے ساتھی ہوتے ہیں، عیسیٰ جب بولتے عبد القادر بھی ساتھ موجود ہوتے ہیں، اسماعیل کو ذبح کے لیے گرایا جاتا ہے تو انہیں اپنی جوانی یاد آجاتی ہے۔ دنیا آپ کی باتیں جاننے سے جب عاجز، درماندہ اور واماندہ ہو جاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

وماقلت هذا القول فخراً وانما

اتی الاذن حتی تعرفوا من حقیقتی

اور میں نے یہ بات فخر سے نہیں کی ہے، مجھے اذن ملا تاکہ تمہیں میری حقیقت کا پتہ چل جائے فکر اور سوچ کے گدھ جب یہ بات بھی نہ جان سکے تو آپ نے اپنا راز منکشف کر دیا اور فرمایا:

انا کنت فی العلیا بنور محمد ﷺ

وفی قاب قوسین اجتماع الاحبه

شربت بکاسات الغرام سلافةً

بما انتشعت روحی وجسمی ومهجتی

”مقامات عالیہ میں میرا وجود نور محمد ﷺ کی مدد ان کی معیت میں تھا اس لیے کہ قاب قوسین میں حضور ﷺ کے احباب بھی تو آپ کے ساتھ تھے۔ اسی مقام پر میں نے پہلا جام محبت نوش کیا جس سے میری روح، جسم اور دل سیر ہو گئے“۔

وشاؤس ملکی سارہ شرقاً و مغرباً

نصرت لاھل الکربِ غوثاً و رحمۃ

''بخت کی پرواز اور نگاہ کی بلندی کہ میرا ملک مشرق اور مغرب ٹھہرا اور میں اہل کرب کے لیے غوث ٹھہرا لیکن یہ بطفیل رحمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تھا''۔

(ترجمہ ''نصب اور جر'' کے فنی استعمال کی بنا پر یوں کیا گیا)

ایک عظیم صوفی کا قول ہے دنیا اور آخرت کی بھلائی پانچ میموں سے ہے:

میم محبت کی

میم محنت کی

میم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

میم مواسات کی

اور میم مراجعت کی

ہم محنت کے بعد دنیائے محبت کی طرف بڑھتے ہیں۔

محبت کیا چیز؟

امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے:

''محبت ایک ایسی حالت کا نام ہے جو بندے کے دل میں پیدا ہوتی ہے، جو الفاظ اور عبادات کے ذریعے بیان نہیں کی جاسکتی، بندے میں جب اللہ کی محبت پیدا ہوتی ہے، وہ اللہ کی رضا کو ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے، صبر و قرار ختم ہو جاتا ہے، دل پر اللہ کے ملنے کا جذبہ چھا جاتا ہے''۔

ابو عبداللہ قرشی فرماتے تھے کہ محبت یہ ہے کہ محب اپنا سب کچھ محبوب کو پیش کر دے۔

حضرت ابو علی رود باری فرماتے تھے:

''محبت ہر حال میں محبوب کی موافقت کا نام ہے''۔

حضرت شبلی فرماتے تھے:

''محبوب کے سوا دل سے ہر ایک کو مٹا دینا محبت ہے''۔

دقاق کا قول ہے:

''محبت محبوب سے خوش رہنے کا نام ہے''۔

سیدی وسندی ومولائی عبدالقادر جیلانی الحسنی کے نزدیک محبت روشنی ہے جو محبوب میں گم ہوکر نور بن جاتی ہے جس سے سارا جہاں منور ہو جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

فوادبہ شمس المحبۃ طالع

فلیس لنجم العذل فیہ مواقع

''سیدی وسندی کی محبت بگاڑتی نہیں بناتی ہے۔ تخریب کی راہوں پر نہیں ڈالتی تعمیر سے نئے نئے جہاں روشن کرتی ہے۔ اس میں تاؤ اور الاؤ سے بچانے کی صلاحیت موجود رہتی ہے''۔

حسین بن منصور حلاج جس کا آگ میں جل جانا شہیر ہے۔ جنید بغدادی نے تو انہیں قبول ہی نہیں کیا البتہ شبلی کہا کرتے تھے:

انا والحلاج شئی واحد

فاھلکہ عقلہ وخلصنی جنونی

لیکن سیدی وسندی عبدالقادر جیلانی الامام کی محبت منزل نواز ہے۔ آپ نے حلاج کے بارے میں ارشاد فرمایا:

عثر الحلاج ولم یکن فی زمانہ

من یاخذ بیدہ ولو ادرکتہ لاخذت بیدہ

اور یہ بھی کہ ہمارے ہاں عشق کی کتابیں کھولنے والے علم واخلاق کو خیر باد کہہ دیتے ہیں،

لیکن بغداد کا شہریار جب محبتوں کی پر خطر وادیوں کا صحرا نورد بنتا ہے تو علم و اخلاق کو فراموش نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے:

تبارکت یا ذالقدرۃ الازلیۃ

فمد نیغی بالفضل منک و نعمۃٍ

و ایدتنی بالعلم و الحلم و التقی

و وقیتنی من کل شر و فتنہٍ

عبدالقادر جیلانی کا شوق انہیں علم کی راہ ڈالتا ہے اور ان کا علم ان میں حلم اور بردباری پیدا کرتا ہے۔ شوق، علم اور حلم کی قدریں معلم کی تلاش کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ یوں سیدی و سندی و مولائی، معلم کائنات کے در دولت میں حاضری دیتے ہیں اور آپ کی توجہ سے تقویٰ کا تحفہ ملتا ہے اور اس طرح آپ قطب اور غوث ہونے کی منزلیں طے کرتے ہیں۔ یہاں یہ سچ کھل جاتا ہے کہ مرغی کی طرح آنکھیں موندنے سے قلندر اور غوث نہیں بنا کرتے۔ اس منزل کا اگر کوئی سچا مسافر ہو تو اسے سیدی عبدالقادر جیلانی کے اقوال کو نشان منزل بنانا چاہیے۔

آپ فرماتے ہیں:

”تم اکثر یہ کہتے ہو کہ فلاں کو قریب کر دیا گیا اور میں محروم ہو گیا، فلاں کو غنی بنایا گیا اور مجھے محتاج کر دیا گیا، فلاں شخص عافیت سے نوازا گیا اور میں بیمار ہوں، فلاں بزرگ ہوا اور مجھے حقیر کر دیا گیا، فلاں کی مدح ہوئی اور میری مذمت، فلاں کی تصدیق کی گئی اور میری تکذیب، کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ اپنی ذات اور صفات میں لاشریک ہے، وہ ایک ہے اور دوستی میں بھی وحدت پسند کرتا ہے، وہ دوست اسی کو بناتا ہے جو دوستی میں یگانہ ہو، جب اللہ غیر کے ذریعے اپنے فضل و نعمت سے قریب کرے تو محبت کم ہو جائے گی اور پیار تقسیم ہو جائے گا۔ اللہ غیور ہے وہ محبت میں کسی دوسرے کا شریک ہونا پسند نہیں فرماتا۔ اللہ کا تم پر بڑا احسان رہے گا اگر

تم سے اسی کی محبت ظاہر ہو اور تم ظاہر و باطن میں اللہ ہی کے لیے ہو جاؤ اور خیر و شر صرف اسی کی طرف سے دیکھو! اللہ محبت کا یہ معنی اپنے فضل ہی سے تم پر ظاہر کرے گا"۔

شیخ دنیائے محبت میں کبھی خوشبو، کبھی روشنی، آسمان اور کبھی خود درخشندہ بن جاتے ہیں، وہ زمین پر اپنے بسنے والوں میں ہوں تو اپنی نسبت محبت یاد کرتے بھی ہیں اور یاد کرواتے بھی ہیں اور جب ان کی محبت عشق کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو وہ "باز اشہب" بن جاتے ہیں۔

آپ کا اپنا ہی ارشاد ہے:

انا بلبل الافراح املا رَوحها

طرباً و فی العلیا باز اشھب

"میں سب سے بڑے درخت جس کی شاخوں نے پوری دنیا کو اپنے سائے میں لیا ہوا، کا وہ بلبل ہوں جس کے طرب ناک نغمے فرحت بخش ہیں اور درستی و اعلیٰ مقامات کے لیے ہیں باز اشہب ہوں جس کی پرواز کو کوئی پہنچ نہ پائے"۔

آپ اپنی صحبت محبت کا حال خود بیان فرماتے ہیں اور آپ کا یہ شعر بغداد کی زیارت کرنے والے آپ کی جامع مسجد کے مغربی دروازے پر لکھا ہوا بھی پائیں گے:

انا من رجالٍ لا یخاف جلیسھم

ریب الزمان و لا یری مایرھب

شیخ نے علوم و معارف کی کوئی ایسی قسم نہیں جس کے صحرا میں قدم نہ رکھا ہو، لیکن وہ بڑے واشگاف انداز میں اپنی کامیابیوں کا راز محبت اور عشق کو قرار دیتے ہیں، یہی وہ ابدی سوز حکمت ہے جس کا راز عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا۔

آپ فرماتے ہیں:

قطعت جمیع الحجب للحب صاعداً

وما زلت ارقی سائر أبمحبتی

ایک مزیدار بات جس کا راز شیخ نے تو کھولا ہے لیکن لوگ عام طور پر بیان نہیں کرتے آپ اپنے مریدوں کو لاخوف کرنے کے لیے فرماتے ہیں:

مریدی، هم، و طب و اشطخ و غنی

فافعل ماتشاء فالاسم عالی

شیخ کے حاسدین آپ کے اس دعوے کو جب مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں تو آپ فوراً فرمادیتے ہیں:

و کل فتیٰ علیٰ قدمٍ و انی

علیٰ قدمِ النبی بدر الکمالِ

علیه صلاةُ ربی کل وقتٍ

کتعدادِ الرمالِ مع الجبالِ

فیاضی، سخاوت، عظمت کردار، ندرت فکر، ہمت یگانہ، بلندی پرواز، رفعت نگہ، پاک بازیٔ دل، وثوقِ مواساۃ اور بارانِ عطا، شیخ ہر میدان کے باز اشہب ہیں لیکن خوبصورت زندگی کے جو راز آپ نے فتوح الغیب کے ایک مقالہ میں ارشاد فرمائے ہیں بڑے کرم کا مینہ برسایا ہے۔

آپ نے دس خصلتیں لکھی ہیں جو علم و ادب اور سلوک و تصوف کو جواہر پارے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

''بندہ کسی صورت میں بھی اللہ کی قسم نہ کھائے سچی، نہ جھوٹی، عمداً نہ سہواً اس لیے کہ ترک حلف سے انوار الٰہیہ کا نزول بند ہوجاتا ہے''۔

دوسری خصلت آپ نے رقم فرمائی:

''بندہ قصداً یا مذاقاً ہر حالت میں جھوٹ بولنے سے بچے اس لیے کہ جھوٹ سے بچنا شرح صدر کی دولت سے نوازتا ہے اور اس سے علم روشن ہوتا ہے''۔

تیسری خصلت آپ لکھتے ہیں:

’’کسی سے وعدہ کرتے وقت وعدہ خلافی سے ڈرے یا وعدہ نہ کرے اس لیے کہ جو شخص وعدہ خلافی سے بچتا اور ڈرتا ہے اس کے لیے سخاوت اور حیا کے دروازے کھلتے ہیں‘‘۔

چوتھی خصلت بیان فرمائی:

’’مخلوق میں سے کسی پر بھی لعنت نہ کرے اور ذرہ بھر کسی کو اذیت نہ دے اس خصلت کے پیدا کرنے سے انجام بخیر ہوگا۔ دنیا میں آفات سے اللہ بچائے گا اور اللہ اپنا قرب عطا فرمائے گا‘‘۔

پانچویں خصلت ہے:

’’بندہ مخلوق میں سے کسی کے لیے بددعا نہ کرے اگرچہ کسی نے اس پر ظلم ہی کیا ہو اور زبان سے بھی کسی سے قطع تعلق نہ کرے اس سے قریب و بعید تمام مخلوق میں اس کی مقبولیت پیدا ہوگی اور وہ مستجاب الدعوات بن جائے گا‘‘۔

چھٹی خصلت آپ نے ارشاد فرمائی:

’’اہل قبلہ میں سے کسی پر یقین کے ساتھ کفر، شرک اور منافقت کی گواہی نہ دے یہ درجہ علیا کے حصول کا سبب ہے یہ خصلت اللہ تک رسائی کے لیے بڑا دروازہ کھول دیتی ہے‘‘۔

ساتویں خصلت یہ ہے کہ:

’’بندہ اپنے ظاہر اور باطن کو گناہوں کی طرف میلان سے بچائے اور اپنے اعضاء کو گناہوں سے روکے حصول ثواب میں اس سے زیادہ کوئی چیز کارگر نہیں‘‘۔

آٹھویں خصلت آپ نے یہ بیان فرمائی:

’’کسی آدمی پر کم یا زیادہ بوجھ ڈالنے سے گریز کرے بلکہ اپنا بوجھ تمام مخلوق سے

اٹھالے۔ اللہ والوں کی عزت کا کمال یہی ہے اس سے آواز حق اور دعوت صدق میں اثر اور کشش پیدا ہوگی۔ یہ اخلاص تک پہنچنے کا بہترین راستہ ہے“۔

آپ فرماتے ہیں نویں خصلت یہ ہے:

”لوگوں سے حرص وطمع کو ختم کردے یہ ان لوگوں کی نشانی ہے جو سب سے رشتہ توڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں“۔

دسویں خصلت تواضع ہے:

”یہ چیز عند اللہ اور عند الناس، عزت میں اضافہ کرتی ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ جس سے ملو اس کو خود سے بڑا جانو“۔

❁❁❁❁❁

اٹھا لے۔ اللہ والوں کی عزت کا کمال یہی ہے اس سے آواز حق اور دعوت صدق میں اثر اور کشش پیدا ہوگی۔ یہ اخلاص تک پہنچنے کا بہترین راستہ ہے''۔

آپ فرماتے ہیں نویں خصلت یہ ہے:

''لوگوں سے حرص وطمع کو ختم کردے یہ ان لوگوں کی نشانی ہے جو سب سے رشتہ توڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں''۔

دسویں خصلت تواضع ہے:

''یہ چیز عند اللہ اور عند الناس، عزت میں اضافہ کرتی ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ جس سے ملو اس کو خود سے بڑا جانو''۔

❀❀❀❀❀